© rasailojaraid.com

———— کئی ہزار فضلاء دارالعلوم دیوبند کی دستار بندی کے علاوہ دنیا کے اہل علم وفکر کا اجتماع بجائے خود بڑی اہمیت اور برکات کا موجب ہے، مگر مذکورہ الفاظ میں عصری حالات اور تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر جن عظیم مقاصد کی نشاندہی کی گئی ہے اس نے تو اس اجتماع کی اہمیت اور قدر وقیمت اور بھی بڑھادی ہے۔ اور اسے عالم اسلام کی توجہات کا مرکز بنا دیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے ملت مسلمہ کے لئے مادر علمی دارالعلوم دیوبند کیطرح سرچشمہ خیر وبرکت ثابت ہو اور امت کو درپیش عصری علمی مسائل ومباحث میں واضح لائحہ عمل کیطرف رہنمائی کرنے کا ذریعہ بھی بنے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ اگلی صدی کی تقریبات کی سب سے بڑی اور بابرکت تقریب ہوگی۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ دیگر علاقوں کی طرح پاکستان سے بھی ہزاروں شائقین علم اس اجتماع میں شرکت کے خواہشمند ہوں گے۔ مگر افسوس کہ پاسپورٹ اور ویزا کے مسائل کی وجہ سے اتنی بڑی تعداد کا غالباً جانا مشکل ہو۔ ان مشکلات اور رکاوٹوں کو دیکھ کر دارالعلوم دیوبند نے پاکستان میں اپنے فضلاء کے علاوہ بہت کم بلکہ نہایت محدود دعوت نامے جاری کئے ہیں کہ زائد تعداد میں دعوت نامے جانے والوں اور بلانے والوں دونوں کیلئے باعث زحمت ہوتے۔

بہت سے حضرات اس سلسلہ میں ماہنامہ الحق اور دارالعلوم حقانیہ سے مدد اور رہنمائی چاہتے ہیں۔ جبکہ یہاں سے اجتماعی شکل میں کسی قافلہ اور وفد کے جانے کی کوئی صورت نہیں۔ منتظمین اجلاس نے بھی مدعوین سے کہا ہے کہ انہیں پاسپورٹ اور ویزا کے سلسلہ میں خود جدوجہد کرنا ہوگی۔ ایسے حضرات جو خواہ مدعو نہ بھی ہوں اور جانا چاہیں تو سفری انتظامات اپنے طور پر مکمل کرواکر جشن صدسالہ میں شرکت کرسکتے ہیں۔ توقع ہے کہ منتظمین جشن صدسالہ ایسے پاکستانی مہمانوں کا بطیب خاطر خیر مقدم کریں گے۔ بہر صورت جو حضرات شرکت نہ بھی فرماسکیں وہ اپنے دلی جذبات محبت اور دعاؤں کے ساتھ اس اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ انشاء اللہ اس میخانہ کا محروم بھی محروم نہیں رہے گا۔ اور اس چشمہ آب زلال سے روحانی وعلمی آسودگی کا فیضان سب تک کسی نہ کسی طرح پہنچ جائے گا۔

سمیع الحق
۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ

سہ شنبہ ۵ صفر ۱۴۰۰ھ کو دارالعلوم حقانیہ کے ایک سابق ممتاز مدرس حضرت مولانا محمد شفیع اللہ صاحب فاضل دیوبند اپنے آبائی گاؤں بام خیل ضلع مردان انتقال فرما گئے۔ تدفین بھی وہیں عمل میں آئی۔ جنازہ میں سینکڑوں مسلمانوں اور علماء وصلحاء نے شرکت کی۔ مولانا مرحوم دیوبند کے جید فضلاء میں سے تھے۔ شوال ۱۳۷۹ھ سے رمضان ۱۳۹۰ھ تک یعنی تقریباً گیارہ برس تک دارالعلوم حقانیہ میں اعلیٰ علوم وفنون کی تدریس دیتے رہے۔ وجاہت وظرافت اخلاق وکردار، علم وعمل ہر لحاظ سے ایک برگزیدہ استاذ تھے ان کی وفات علمی حلقوں کے لئے عموماً اور دارالعلوم حقانیہ کے لئے خصوصاً باعث غم ہے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو بہترین اور اعلیٰ درجات سے نوازے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

© rasailojaraid.com